ہجرتِ مدینہ منورہ (حصہ چہارم)

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی و علمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

شیخ طریقت متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

عنوانات ایک نظر میں

مدینہ منورہ میں تشریف آوری کا روح پرور منظر: 3

ننھی منی بچیوں کے استقبالیہ اشعار: 4

انصار مدینہ کے ایمانی جذبات: 4

بنو سالم کی خواہش: 5

بنو بیاضہ کی خواہش: 5

بنو ساعدہ کی خواہش:............................. 5

بنو نجار کی سعادت:............................. 6

تُبَّعُ حِمْیَرِی کا تعارف: 6

شاہ یمن تبع حمیری کا خط:............................. 7

تبع حمیری کے اشعار:............................. 9

سبا بن یشحب کا نذرانہ عقیدت: 10

یثرب کے بجائے مدینۃ الرسول: 11

دو منزلہ مکان میں زمانہ قیام:............................. ... 11

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ اپنے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی معیت میں مکہ مکرمہ سے قباء تک باحفاظت لے آئے اور اب قباء سے مدینہ منورہ کی طرف کا سفر تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ سوار کیا اور مدینہ کی جانب چل پڑے۔

بنو سالم کے محلہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنوبی جانب سے مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کے لیے پورا شہر امڈ آیا۔ محلہ بنو سالم سے لے کر تین چار میل تک دوری تک تمام لوگ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے صفیں باندھے موجود تھے۔

مدینہ منورہ میں تشریف آوری کا روح پرور منظر:

فِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَجَاءٍ فَخَرَجَ النَّاسُ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فِي الطُّرُقِ وَعَلَى الْبُيُوتِ وَالْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ جَاءَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ۔اَللهُ أَكْبَرُ جَاءَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فتح الباری، رقم الحدیث:3925

ترجمہ: امام عبد اللہ بن رجاء رحمہ اللہ کی روایت کے مطابق جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں داخل ہو رہے تھے تو لوگ شوق دیدار میں جن میں چھوٹے بچے اور خدام شامل تھے وہ گھروں اور دیواروں پر چڑھ آئے اور خوش ہو کر کہہ رہے تھے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں اللہ اکبر۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔

ننھی منی بچیوں کے استقبالیہ اشعار:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِبَعْضِ الْمَدِينَةِ فَإِذَا هُوَ بِجَوَارٍ يَضْرِبْنَ بِدُفِّهِنَّ وَيَتَغَنَّيْنَ وَيَقُلْنَ:

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ

يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارِ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللهُ يَعْلَمُ إِنِّي لَأُحِبُّكُنَّ۔

سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث:1899

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو ننھی منی بچیاں دُف بجا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال میں یہ اشعار کہہ رہی تھیں:

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ

ہم قبیلہ بنو نجار کی (ننھی منی) بچیاں ہیں

يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارِ

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہاں آکر ہمیں ہمسائیگی کا شرف بخشا

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اس بات کو اللہ خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں بھی تمہیں عزیز رکھتا ہوں۔

انصار مدینہ کے ایمانی جذبات:

انصار کے تمام قبائل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں تھے، ہر خاندان کی دلی خواہش تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہمان نوازی کی سعادت

کے حصے میں آئے۔ محلہ بنو سالم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز ادا فرما کر اونٹنی پر سوار ہوئے۔

بنو سالم کی خواہش:

بنو سالم میں سے عُتبان بن مالک رضی اللہ عنہ، عباس بن عبادہ رضی اللہ عنہ اور دیگر معززین نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہمارے پاس تشریف لائیں۔ ہم آپ کی مکمل حفاظت اور خوب خدمت کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو کہ اللہ کے حکم کی پابند ہے اسے جہاں اللہ کا حکم ہو گا وہیں رک کر بیٹھ جائے گی۔

بنو بیاضہ کی خواہش:

بنو بیاضہ کے محلہ میں پہنچے تو زیاد بن لبید اور فروہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اور ان کے خاندان کے لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہمارے پاس تشریف لائیں۔ ہم آپ کی مکمل حفاظت اور خوب خدمت کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو کہ اللہ کے حکم کی پابند ہے اسے جہاں اللہ کا حکم ہو گا وہیں رک کر بیٹھ جائے گی۔

بنو ساعدہ کی خواہش:

بنو ساعدہ کے محلے میں تشریف لائے تو حضرت سعد بن عبادہ اور منذر بن عمرو رضی اللہ عنہما اپنے خاندان کے معززین کے ساتھ حاضر ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہمارے پاس تشریف لائیں۔ ہم آپ کی مکمل حفاظت اور خوب خدمت کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ میری اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو کہ اللہ کے حکم کی پابند ہے اسے جہاں اللہ کا حکم ہو گا وہیں رک کر بیٹھ جائے گی۔

بنو نجار کی سعادت:

آخر کار اونٹنی بنو مالک بن نجار کے محلہ میں پہنچ کر ایک مکان کے سامنے بیٹھ گئی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی سے نیچے نہیں اترے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وہی کیفیت طاری ہوئی جو وحی کے نازل ہونے کے وقت طاری ہو جایا کرتی تھی۔ اونٹنی اٹھی، کچھ آگے گئی اور مڑ کر واپس اسی جگہ بیٹھ گئی جہاں پہلے بیٹھی تھی اور اپنے پچھلے دونوں پاؤں زمین پر اچھی طرح جما دیے۔ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اترے۔

فائدہ: اونٹنی کا یہ عمل درحقیقت مسجد نبوی کی حد بندی کے لیے تھا چنانچہ اس کے بعد اتنی ہی جگہ میں مسجد کو تعمیر کیا گیا۔

اسی جگہ کے قریب حضرت خالد بن زید رضی اللہ عنہ (جو کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے نام سے معروف ہیں) کا گھر تھا جو دو منزلہ تھا۔ انہوں نے آگے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پرجوش استقبال کیا اور آپ کا سامان اتار کر گھر میں رکھا۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا نسبی تعلق ایک اہل کتاب عالم سے ہے جو سات سو سال پہلے ایک بادشاہ تبع حمیری کے ساتھ اس جگہ آئے تھے۔

تُبَّع حِمْیَری کا تعارف:

پہلے یمن کے ہر بادشاہ کو تبع کہا جاتا تھا۔ ذیل میں جن کا واقعہ نقل کیا جا

رہا ہے ان کا نام اسعد ابو کرب تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے تقریباً سات سو سال پہلے اس جگہ سے ہوا جہاں آج مدینہ منورہ آباد ہے۔ اس وقت اس کے ساتھ اھل کتاب کے چار سو علماء موجود تھے۔ علماء نے بادشاہ سے عرض کی کہ ہمیں بقیہ زندگی یہیں گزارنے دیں۔ بادشاہ نے اس کی وجہ پوچھی تو علماء نے جواب دیا کہ ہماری کتابوں میں یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ اس جگہ پر ایک نبی آئیں گے جن کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہو گا۔ وہ اسی سرزمین کی طرف ہجرت کر کے تشریف لائیں گے۔

بادشاہ نے یہ بات سنی تو ان علماء کو یہاں رہنے کی نہ صرف یہ کہ اجازت دی بلکہ ان کے مکانات تعمیر کرائے، ان کے شادی بیاہ کے بندوبست کیے، ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ ان کو سہولیات بھی دیں۔ خاص طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دومنزلہ ایک خوبصورت مکان تعمیر کرایا تاکہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر تشریف لائیں تو اسی مکان میں قیام فرمائیں۔ اور انہی علماء میں سے ایک بڑے عالم کو یہ مکان سپرد کیا۔ اسی عالم کی نسل میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ اور وہی مکان آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اس موقع پر تبع نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ایک خط لکھا۔ اور ان کی وصیت کے مطابق اس کی یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دی گئی۔

شاہ یمن تبع حمیری کا خط:

وَأَمَّا الْكِتَابُ فَرَوَى ابْنُ إِسْحَاقَ وَغَيْرُهُ أَنَّهُ كَانَ فِيهِ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي آمَنْتُ بِكَ، وَبِكِتَابِكَ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكَ، وَأَنَا عَلَى دِينِكَ وَسُنَّتِكَ، وَآمَنْتُ

بِرَبِّكَ وَرَبِّ كُلِّ شَيْءٍ، وَآمَنْتُ بِكُلِّ مَا جَاءَ مِنْ رَبِّكَ مِنْ شَرَائِعِ الْإِسْلَامِ، فَإِنْ أدركتك فبها وَنِعْمَتْ، وَإِنْ لَمْ أُدْرِكْكَ، فَاشْفَعْ لِي، وَلَا تَنْسَنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَإِنِّي مِنْ أُمَّتِكَ الْأَوَّلِينَ، وَتَابَعْتُكَ قَبْلَ مَجِيئِكَ، وَأَنَا عَلَى مِلَّتِكَ وَمِلَّةِ أَبِيكَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. ثُمَّ خَتَمَ الْكِتَابَ وَنَقَشَ عَلَيْهِ: لِلّٰهِ الْأَمْرُ من قبل ومن بعد. وَكَتَبَ عُنْوَانَهُ: إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، نَبِيِّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، خَاتَمِ النَّبِيِّينَ، وَرَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، من تُبَّعٍ الْأَوَّلِ۔

البحر المحیط فی التفسیر لابی حیان اثیر الدین الاندلسی، تحت سورۃ الدخان

ترجمہ: امام ابن اسحاق رحمہ اللہ نے تبع حمیری کے خط کے مضمون کو روایت کرتے ہیں۔ اللہ کی حمد وثناء کے بعد! (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ کی ذات اور نبوت پر ایمان لاتا ہوں، اور اس کتاب (قرآن کریم) پر بھی ایمان لاتا ہے جو آپ پر نازل کی جائے گی۔ آپ کے دین اور آپ کی سنت کا متبع ہوں گا آپ کے رب پر جو کہ ہر چیز کا رب ہے ایمان لاتا ہوں اور ہر اس چیز (احکام شریعت) کو صدق دل سے مانتا ہوں جو آپ اپنے رب کی طرف سے لائیں گے۔ اگر میں نے اپنی زندگی میں آپ کی بعثت کا زمانہ پالیا تو زہے نصیب! اور اگر نہ پاسکا تو آپ (روز قیامت) میری سفارش فرمایئے گا اور اس دن میں مجھے بھولیے گا نہیں۔ میں آپ کا وہ امتی ہوں جو آپ کی نبوت پر آپ کے اعلان نبوت سے بھی پہلے ایمان لانے والا ہوں۔ اور آپ کی تشریف آوری سے پہلے آپ کا متبع ہوں۔ میں آپ اور آپ کے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر ہوں۔

پھر اس پر مہر لگائی۔ جس پر للہ الامر من قبل و من بعد لکھا ہوا تھا۔

اور خط کا عنوان اس طرح درج تھا۔

محمد بن عبد اللہ جو اللہ کے نبی اور رسول خاتم النبیین اور رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے نام تبع اول (یمن کے پہلے بادشاہ) کی طرف سے

تبع حمیری کے اشعار:

اسی خط میں تبع حمیری نے اپنے ایمان جذبات کو منظوم کلام میں اس طرح بیان کیا ہے۔

شَهِدْتُّ عَلَى أَحْمَدَ أَنَّهُ

میں یقین کے ساتھ اس بات کی احمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

نَبِيٌّ مِنَ اللهِ بَارِءِ النَّسَمِ

اس اللہ کے نبی ہیں جو تمام جانداروں کو پیدا کرنے والے ہیں

فَلَوْ مُدَّ عُمْرِيْ إِلَى عُمْرِهِ

اگر میں ان کے زمانے تک زندہ رہا تو

لَكُنْتُ وَزِيرًا لَهُ وَابْنَ عَمّ

میں ان کا ساتھی اور معاون بن کر ساتھ دوں گا

وَجَاهَدْتُّ بِالسَّيْفِ أَعْدَاءَهُ

اور ان کے دشمنوں سے تلوار کے ساتھ جہاد کروں گا

وَفَرَّجْتُ عَنْ صَدْرِهِ كُلَّ هَمّ

اور آپ کے سینے سے ہر غم کو دور کر دوں گا

تبع حمیری کے بعد یمن کے ایک اور بادشاہ نے بھی آپ صلی اللہ علیہ

وسلم کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے۔

سبا بن یشحب کا نذرانہ عقیدت:

سبا بن یشحب بن یعرب بن قحطان ملک یمن کا مسلمان بادشاہ گزرا ہے، اس کی طرف منسوب اشعار میں جہاں حضرت سلیمان علیہ السلام کا تذکرہ ملتا ہے وہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

سَیَمْلِكُ بَعْدَنَا مُلْكًا عَظِیمًا

ہمارے بعد ایک بہت بڑے بادشاہ (اس سلطنت) کے مالک ہوں گے

نَبیّ لَا یُرَخِّصُ فی الحَرَام

وہ اللہ کے نبی (سلیمان) ہوں گے جو حرام کام کی اجازت نہیں دیں گے

وَیَمْلكُ بَعْدَ قَحْطَان نَبی

اور (قوم) قحطان کے بعد ایک ایسے نبی مالک ہوں گے

تَقی خَبْتَة خُیْرُ الْأَنَامِ

جو متقی، شب بیدار اور تمام مخلوق سے بہتر ہوں گے

وسُمیَ أحْمَدًا یَا لَیْتَ أَنِّي

ان کا نام احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہو گا اے کاش! میں

أُعَمَّرُ بَعْدَ مَبْعَثه بِعَامِ

ان کی بعثت کے ایک سال بعد تک زندہ رہتا

فأعضُده وأَحْبوه بنَصْری

تو میں ان کی حفاظت کرتا اور ان کی نصرت کے لیے

بکُل مُدَجّج وبکُل رَامِ

ہر مسلح تیر انداز کو لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوتا

مَتّٰی یَظْھَرَ فَکُونُوْا نَاصریه

(میرا پیغام یہ ہے کہ)جب وہ تشریف لے آئیں تو ان کا ساتھ دینا

وَمَنْ یَلْقَاهُ یُبْلغه سَلامی

اور جو ان سے ملے تو ان کی خدمت میں میرا سلام پہنچا دے

یثرب کے بجائے مدینۃ الرسول:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے اس علاقے کو یثرب کہا جاتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام طیبہ رکھا جبکہ بعض روایات کے مطابق طابہ نام رکھا۔ اس کے اور بھی کئی نام ملتے ہیں۔ اب اختصار کی وجہ سے اسے مدینہ / مدینہ منورہ / مدینہ طیبہ کہتے ہیں۔

دو منزلہ مکان میں زمانہ قیام:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے اس مکان پر سات ماہ تک قیام فرمایا۔ چونکہ زائرین اور محبین کا ہجوم ہوتا تھا اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں نچلی منزل میں رہوں گا اور آپ اوپر والی منزل میں رہیں۔

اس عرصے میں کوئی ایسا دن اور رات نہیں تھی جس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعوت طعام کی درخواست نہ کرتے ہوں۔ اس سارے عرصے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا قبیلہ خزرج

کے سردار حضرت سعد بن عبادہ انصاری اور قبیلہ اوس کے سردار حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہما کے گھروں سے تیار ہو کر آتا تھا۔

بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکان تیار ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان میں رہنے لگے۔

اور اب تلک اپنے مکان میں جسے روضہ رسول، حجرہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہا جاتا ہے آرام فرماہیں۔

صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

محمد سیاس کھوکھر

پیر، 25 اکتوبر، 2021ء